گاڑیوں کے کاروبار کرنے والے آدمی کا گاڑیوں کی مائلج کم کرنے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

گاڑیوں کا کاروبار کرنے والا جب کسی دوسرے ملک سے گاڑی منگواتا ہے تو وہ گاڑی کی مائلج کم کر دیتا ہے، جس سے چلنے کی کم یا زیادہ مقدار ظاہر ہوتی ہے، یہ عام طور پر دھوکہ دینے کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ خریدار یہ سمجھے کہ گاڑی کم چلی ہے، تو اس میں کم مسائل ہوں گے لیکن ہم خریدار کو بتا بھی دیتے ہیں کہ ہم نے مائلج اتنی کم کر دی ہے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عمومی طور پر خریدار کو مائلج کا کم کر دینا بتایا نہیں جاتا، وہ یہی سمجھتا ہے کہ گاڑی کم چلی ہے، لہٰذا وہ اس کے حساب سے رقم دیتا ہے، اگر یہ صورت ہو تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ خریدار کو دھوکہ دینا ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ ہاں! اگر اس کو واضح کر دیا جائے کہ ہم نے اس قدر مائلج کم کی ہے، اور خریدار پھر بھی اپنی مرضی سے گاڑی خرید لے تو اب حرج نہیں کہ اب دھوکہ نہیں۔

دھوکہ دہی کی مذمت کے متعلق المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار" ترجمہ: جو ہمارے ساتھ دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں اور مَکر اور دھوکہ جہنم میں ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 10، صفحہ 138، حدیث: 10234، مطبوعہ: القاھرۃ)

علامہ عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فیض القدیر میں فرماتے ہیں: "الغش ستر حال الشیء" ترجمہ: دھوکے کا مطلب ہے کہ کسی چیز کی اصلی حالت کو چھپانا۔ (فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 185، مطبوعہ: مصر)

ایک مسئلہ کے تحت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "خلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت مکشوف ہو اور فریب و مغالطہ راہ نہ پائے تو اس کی تجارت جائز ہے۔ آخر گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اس کا بیچنا بھی، **اور عدم جواز صرف بوجہ غش و فریب تھا، جب حال ظاہر ہے غش نہ ہوا، اور جواز رہا جیسے**

بازاری دودھ کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصف علم خریدتے ہیں، یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع وقت بیع اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کر دے، **اور اگر خود بتا دے تو ظاہر الروایت و مذہب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مطلقاً جائز ہے خواہ کتنا ہی میل ہو اگرچہ خریدار غریب الوطن ہو کہ بعد بیان فریب نہ رہا۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 150، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4304

تاریخ اجراء: 10 ربیع الآخر 1447ھ/04 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net